11722 - سورة الدخان میں ذکر کی گئي رات سے کیا مقصود ہے ؟ کیا یہ شعبان والی رات ہی ہے ، یا لیلۃ القدر ؟

سوال

پندرہ شعبان کی کیا اہمیت ہے ؟ کیا یہی لیلۃ القدر ہے جس میں ہرشخص کے سال بھرکے انجام کا فیصلہ کیا جاتا ہے ؟
سورۃ الدخان میں ذکر کی گئي رات سے کیا مقصود ہے ؟ کیا یہ شعبان والی رات ہی ہے ، یا لیلۃ القدر ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نصف شعبان یعنی پندرہ شعبان کی رات میں باقی عام راتوں کی طرح ہی ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئي ثبوت نہيں ملتا کہ اس رات لوگوں کے انجام ؛یا تقادیر کا فیصلہ کیا جاتا ہے ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (8907) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل فرمایا ہے ، بیشک ہم ڈرانے والے ہیں ، اس رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے الدخان (3 - 4)

ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ : اس میں وارد شدہ رات کے بارہ میں اہل تفسیر نے اختلاف کیا ہے کہ یہ سال کی کونسی رات ہے ، بعض تواسے لیلۃ القدر ہی قرار دیتے ہیں ، اورقتادہ رحمہ اللہ تعالی عنہ سے یہی منقول ہے کہ اس سے مراد لیلۃ القدر ہی ہے ۔

اوردوسرے اہل علم کا کہنا ہے کہ : نصف شعبان کی رات ہے ، لیکن اس میں صحیح قول لیلۃ القدر والا ہی ہے ، یہ ایسے ہی ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے : بے شک ہم ڈرانے والے ہیں ۔ دیکھیں تفسیر طبری (11 / 221)۔

اوراللہ تعالی کا فرمان :

اس میں ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں کہا ہے کہ :

معنی یہ ہے کہ اس رات میں اس سال کے معاملات کومقدر کیا جاتا ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اس رات میں ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کلام ہی اس سے شروع کرتے ہوئے کہا ہے : لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں فرشتے اقدار کولکھتے ہیں ، اس لیے کہ فرمان باری تعالی ہے :

اس میں ہرمضبوط کام کافیصلہ کیا جاتا ہے ۔

عبدالرزاق اوردوسرے مفسرین نے صحیح اسانید کے ساتھ اسے مجاھد ، عکرمہ اورقتادہ وغیرہ سے روایت کیا ہے ۔

توربشتی کا قول ہے ، یہاں القدر دال پر جزم کے ساتھ وارد ہوئي ہے ، اگرچہ القدردال پر زبر کے ساتھ شائع اورمشہور ہے جس کا معنی فیصلے کا قصد وارادہ کرنا ہے تواس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں بلکہ اس سے توجوفیصلے ہوچکے ہیں اس برس میں ان کا اظہار اورتحدید مراد ہے تا کہ جوکچھ ان کی طرف بھیجا جارہا ہے وہ مقدار کے ساتھ حاصل ہو ۔

اورلیلۃ القدر کی بہت عظیم فضیلت ہے اوراس کے لیے ہے جواس میں عمل کرے اورعبادت کرنے میں بھی کوشش کرے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا ہم نے اسے قدر والی رات میں نازل کیا ہے ،اور توکیا سمجھے کہ قدر والی رات کیا ہے ؟ قدروالی رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ، اس میں ہر کام کوسرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح جبریل علیہ السلام اترتے ہیں ، یہ رات سرا سر سلامتی کی ہوتی ہے ، اورفجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے سورۃ القدر ۔

لیلۃ القدر کی فضیلت میں بہت ساری احادیث وارد ہیں جن میں مندرجہ ذیل حدیث بھی شامل ہے :

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے بھی لیلۃ القدر میں ایمان اوراجروثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں ، اورجس نے بھی ایمان اوراجروثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے تواس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں) صحیح بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر (1768) ۔

والله اعلم .